# اسلام سے پہلے عرب کے جغرافیائی حالات

جزیرہ نمائے عرب غیر آباد، بے آب و گیاہ، خشک، شور اور ریگستان ہے تمام ملک میں پہاڑوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ سب سے طویل سلسلہ کوہ جبل سراۃ ہے جو جنوب میں یمن سے شروع ہو کر شمال میں شام تک چلا گیا ہے۔ جابجا بڑے بڑے صحرا ہیں۔ پورے ملک میں کوئی دریا نہیں، البتہ پہاڑی چشمے وادیوں کا پانی اور کنوئیں کا وجود ہے۔ ان پہاڑی چشموں کے طفیل دامنِ کوہ اور وادیاں سرسبز رہتی ہیں۔ کبھی کبھی یہ چشمے پھیل کر مصنوعی جھیلوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں جو آگے چل کر ریگستان میں جذب ہو جاتی ہیں۔ آب و ہوا کے لحاظ سے پورا ملک گرم ہے۔ میدانوں میں بادِ سموم چلتی ہے۔ ریگ کا طوفان ہوا کے دوش پر اڑتا رہتا ہے اور آبادی کی آبادی ریت کے ڈھیر تلے دب جاتی ہے سردیوں میں کسی قدر بارش ہو جاتی ہے جس سے کچھ گھاس اگ آتی ہے۔ ان گھاس کے میدانوں کو بدو چراگاہ کے بطور استعمال کرتے ہیں۔ اس موسم میں پانی راتوں کو برف بن جاتا ہے وہ مقامات جو ساحل سمندر کے قریب ہیں عموماً سرسبز ہیں [1]

---

[1] جنوب مغربی ایشیا میں واقع ملک کو کہ جزیرہ نما ہے اور اس کے تین سمت سمندر اور چوتھی سمت خشکی ہے مگر اہل عرب اسے عموماً جزیرۃ العرب کہتے ہیں اس کے حدودِ اربعہ کی تحدید یوں کی گئی ہے کہ مغرب میں بحر احمر (Red Sea) مشرق میں خلیج فارس و بحر عمان (Persian Gulf & Sea of Oman) جنوب میں بحر ہند Indian Ocean شمال میں بادیۂ شام
The Encyclopaedia of Islam Vol. I Leyden 1960 (The Syrian Desert)
Encyclopaedia of Islam Vol. I P 537 [2] ابو عبداللہ یعقوتی حموی کتاب معجم البلدان PP-533+534)

آب و ہوا کے فرق سے پورے ملک کی آبادی دو قسم کی ہے ایک تو بدو جو عرب کا خاص مزاج ہے یہ خانہ بدوش قبائل چراگاہ اور پانی کی تلاش میں اپنے اثاث البیت کے ساتھ ایک مقام سے دوسرے مقام کا چکر لگاتے رہتے تھے آبادی کا دوسرا حصہ وہ تھا جو مستقل آبادیوں میں رہتا تھا اور جسے حضری کہتے تھے عموماً ایسی مستقل آبادیاں یمن میں تھیں۔ حجاز میں مکہ، یثرب، طائف خیبر وادی القریٰ وغیرہ ایسی بستیاں تھیں جہاں یہ حضری قبائل مقیم تھے[۴]

عرب کی پیداوار کھجور، سیب اور بعض دوسرے میوے تھے۔ کہیں کہیں زراعت بھی ہوتی تھی جانوروں میں اونٹ عرب کا خاص جانور ہے۔ گھوڑا ابدوی عرب کا بہترین رفیق اور اپنی خوبی کے لئے شہرۂ آفاق ہے ان کے علاوہ بھیڑ بکری بھی پائی جاتی تھیں بدوی قبائل کا پیشہ ہی گلہ بانی تھا عمان و بحرین کے سواحل سے موتی نکالے جاتے تھے یمن خوشبو کی پیداوار کے لئے بہت شہرت رکھتا تھا۔[۴]

عرب ایک ریگستانی ملک ہے چنانچہ اس میں طویل ریگستانی سلسلے واقع ہیں۔ سب سے بڑا صحرا شام و عرب کا ریگستانی میدان ہے، جو بادیہ شام یا بادیۂ عرب کہلاتا ہے۔ دوسرا ریگستان یمن، عمان اور یمامہ کے درمیان ہے، جیسے دہنا، صحرائے اعظم اور الربع الخالی کہتے ہیں۔[۵]

جبل السراۃ نے عرب کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ مشرقی و مغربی پورے ملک کو چار جغرافیائی حصوں میں بانٹا گیا ہے:

(۱) عروض (۲) نجد (۳) یمن (۴) حجاز[۶] ان خطوں کی اجمالی کیفیت یہ ہے:

۱ **عروض**: یہ قطعۂ ملک مشرقی نجد اور حدود عراق سے خلیج فارس کے سواحل تک پھیلا ہوا ہے۔ اسی خطہ میں یمامہ واقع ہے جہاں ظہور اسلام سے قریبی عہد میں بنو ربیعہ کا مشہور قبیلہ بنو حنیفہ آباد تھا اشعر جہینہ، بکر اور تغلب کے قبائل کی بھی بعض شاخیں یہاں آباد تھیں۔ عروض کا دوسرا مشہور

---

۳ سید سلیمان ندوی، ارض القرآن، جلد دوم مطبوعہ دارالمصنفین اعظم گڑھ ۱۹۲۳ء ص ۱۱۸ و ڈاکٹر جواد علی تاریخ العرب قبل الاسلام مطبعہ المجمع العلمی العراقی، بغداد ۱۳۷۸ھ ج ۸ ص ۸۔

۴ The Encyclopaedia of Islam vol I. PP 537-39

۵ The Encyclopaedia Britanica Vol II P 173 Chicago 1959

۶ ابو محمد حسن بن احمد بن یعقوب ہمدانی، صفۃ جزیرۃ العرب مطبعہ سعادت، مصر، ۱۹۵۳ء ص ۵۰۔

خطہ بحرین ہے جو زمانۂ ماقبل اسلام میں قبائل بنو عبدالقیس کا مسکن تھا اس کا تیسرا قابل ذکر خطہ عمان ہے جو اپنی زرخیزی کے لئے مشہور تھا۔ یہاں یمنی قبیلہ ازد رہتا تھا ۵؎

۲۔ **نجد:** وسط عرب کی یہ سطح مرتفع تین طرف سے بے آب وگیاہ صحراؤں سے گھری ہوئی ہے اس کے شمال میں صحرائے شام، مغرب میں صحرائے حجاز اور مشرق میں صحرائے دہنا (الربع الخالی) ہیں اور جنوب میں عروض کا مشہور و معروف خطہ یمامہ واقع ہے نجد بنو ربیعہ کے قبیلہ بنو بکر بن وائل کا وطن تھا یہیں کندہ کے نام سے ایک چھوٹی سی ریاست قائم تھی جو مناذرۂ حیرہ کی ہم سری کی دعویٰ دار تھی یہاں طی کا قبیلہ بھی آباد تھا۔ ظہور اسلام کے وقت قبائل قیس میں سے بنو غطفان، سلیم و ہوازن بھی یہاں بستے تھے فصیح عربی اور شعر و شاعری کے لئے نجد کو بڑی شہرت حاصل تھی ۶؎

۳۔ **یمن:** عرب کا سب سے زرخیز خطہ یہی ہے۔ ازمنۂ قدیم سے یہی علاقہ تمدن کا گہوارہ بھی تھا یمن کی عظمت رفتہ کی نوحہ خوانی وہ کھنڈرات آج بھی کر رہے ہیں جو وہاں موجود ہیں یہاں سبا و حمیر کی عظیم سلطنتیں قائم ہوئی اور یہی علاقہ حبش، روم و ایران کی سیاسی تگ و تاز کی جولاں گاہ بھی رہا۔ یمن کے جنوب میں بحیرہ عرب، شمال میں حجاز، نجد و عروض (یمامہ) مغرب میں بحر احمر اور مشرق میں عمان و بحرین ہیں۔ ظہور اسلام کے وقت یہاں بنو ہمدان اور مذحج کی آبادی تھی۔ نجران میں بنو حارث بن کعب اور بنو بجیلہ رہتے تھے۔ حضر موت کا زرخیز ترین خطہ ہے یہاں بنو کندہ کی بستیاں تھیں۔ یمن کا دارالحکومت صنعاء تھا۔ نجران عیسائیت کا مرکز تھا ۹؎ پورا یمن مختلف مخالیف میں منقسم تھا ۱۰؎

۴۔ **حجاز:** بحر احمر کے ساحل پر ایک مستطیل صوبہ ہے۔ جس کا نام تورات میں فاران ہے اس کے مشرق میں نجد، مغرب میں بحر احمر، شمال میں عرب شام اور جنوب میں یمن ہے حجاز میں شمالاً جنوباً جبل سراۃ کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے اس سلسلۂ کوہ میں بہت سے چشمے ہیں۔ جن کے نزدیک کاشت ہوتی ہے۔

---

۸؎ معجم البلدان ج ۶ ص ۱۶۰ و صفۃ جزیرۃ العرب ص ۱۶۱ و ۱۷۰، ۱۷۱ ۹؎ معجم البلدان ج ۸ ص ۲۵۳ و صفۃ جزیرۃ العرب ص ۱۵۵ ۱۰؎ ایضاً ج ۸ ص ۲۵۹ و ۵۲۲ و ایضاً ص ۵۱، ۸۵ و احمد بن واضح لیعقوبی کتاب البلدان مطبعہ حیدریہ نجف ۱۳۷۷ھ ص ۷۷۔ ۱۱؎ یعقوبی کے بیان کے مطابق پورا یمن ۸۴ مخالیف میں منقسم تھا۔ مخلاف گاؤں اور قصبوں کے مجموعے کو کہتے ان مخالیف میں مشہور یہ تھے: ذمار، جرش، صعدۃ، جر، معافر، مآرب، زبید، حضر موت (کتاب البلدان ص ۷۶)۔

مشہور شہر مکہ، یثرب اور طائف تھے۔ حجاز کی اصل اہمیت اس کے محل وقوع کی وجہ سے تھی کیونکہ یہ عظیم تجارتی شاہراہ پر واقع تھا۔ یہود ارض کنعان سے نقل مکانی کے بعد حجاز کے مقامات خیبر، یثرب، تبوک وادی القریٰ اور تیماء میں آباد ہو گئے تھے مکہ میں قریش اور اس کے اطراف میں خزاعہ اور احابیش کے قبائل کی بستیاں تھیں اس کے جنوب میں پہاڑیوں کے دامن میں بنو ہذیل آباد تھے۔ یثرب میں اوس و خزرج کے قبائل یہود کے ساتھ ساتھ آباد تھے اس کے کوہستانی مقامات میں قبیلۂ طی کی شاخ بنو لام کی آبادی تھی بنو کلاب اس کے اطراف میں بستے تھے۔ طائف، ثقیف و ہوازن کا مسکن تھا۔ شمالی حجاز میں قضاعہ آباد تھے جہینہ اور عذرہ کے قبائل بھی حجاز میں متوطن تھے۔[1]

جزیرہ عرب کے ان قدرتی خطوں کے علاوہ شام و عراق کے سرحدی علاقوں میں بہت سے عرب قبائل آباد تھے چنانچہ عرب شام میں غسانیوں کی حکومت قائم تھی جس کا پایۂ تخت بصرہ کا شہر تھا۔ تنوخ، عاملہ، کلب اور جہینہ کے بعض قبائل یہاں متوطن تھے۔ عرب عراق میں بنو ربیعہ کے قبائل بنو بکر و بنو تغلب آباد تھے۔ بنو زبید، عجل اور بنو تمیم بھی یہاں مقیم تھے۔ حیرہ کے شہر بنو لخم کی حکومت عراق و عرب کی سرحد پر ہی قائم ہوئی تھی جو صدیوں عرب کا سیاسی اور تہذیبی مرکز رہی۔[2]

(جاری ہے)

---

۱؎ معجم البلدان، ج ۳ ص ۲۲۰، ۲۱۸ وصفۃ جزیرۃ العرب ص ۱۳۰، ۲؎ ارض القرآن ج ۱ ص ۱۰۲ - ۱۰۰

### بقیہ: عورت جمہوری حکومت میں وزیراعظم

فرمایا کہ کل ذالک لم یکن یقیناً صادق ہے کیونکہ آپ کا فرمان ہے جو صادق و مصدوق ہیں صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ اس کی نقیض ذوالیدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان الفاظ میں پیش کی کہ بعض ذالک قد کان جس کی تائید شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی کی تو یہ حدیث بھی علامہ نظام کے فکر پر ہی محمول ہے

العبد [illegible] عفرلہ

مہر